

جلیل القدر تابعی، امام ثابت بن ابی شیبہؒ بیان کرتے ہیں:



كَانَ أَنَسٌ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، قَامَ خَلْفَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مُصْحَفٌ، فَإِذَا تَعَايَا فِي شَيْءٍ فَتَحَ عَلَيْهِ .
 ”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو آپ کے پیچھے ایک غلام قرآن پاک لے کر کھڑا ہوتا۔ جب آپ کسی آیت میں بھولتے، تو غلام آپ کو لقمہ دے دیتا۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 212/3، وسندہ صحیح)

سوال ۹: بچوں کی صف کہاں ہونی چاہیے؟

جواب: سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں نبی ﷺ کی نماز سکھاتا ہوں۔ انہوں نے اپنی قوم کو جو نماز پڑھائی، اس کی صف بندی یوں ہوئی تھی:

فَصَفَّ الرِّجَالُ فِي أَذْنَى الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ .
 ”انہوں نے مردوں کو سب سے پہلی صف میں کھڑا کیا، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 343/5، وسندہ حسن)

سوال ۱۰: حدیث میں وارد الفاظ «فِيهَا وَنِعْمَتٌ» کا کیا معنی ہے؟

جواب: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) لکھتے ہیں:

حَكَى الْأَزْهَرِيُّ أَنَّ قَوْلَهُ: «فِيهَا وَنِعْمَتٌ» مَعْنَاهُ: فَإِلَى السُّنَّةِ أَخَذَ، وَنِعْمَتِ السُّنَّةِ، قَالَهُ الْأَصْمَعِيُّ، وَحَكَاهُ الْخَطَّابِيُّ أَيْضًا .

”ازہری نے بیان کیا کہ حدیث کے ان الفاظ کا معنی یہ ہے کہ اس شخص نے سنت پر